REGD. NO L 5254

ٹیلیگرافک پتہ "الفضل" رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون نمبر ۹۷۹۲

چندہ سالانہ بیرون پاکستان تیس روپے

روزنامہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

لاہور

فی پرچہ ۱؎

سالانہ چندہ ۲۴ روپے ششماہی ۱۳ روپے سہ ماہی ۷ روپے ماہانہ ۲/۸ روپے

جلد ۳۹/۴ | اتوار ۱۴ ربیع الاول ۱۳۷۰ھ ۲۴ فتح ۱۳۲۹ھ ۲۴ دسمبر ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۹۴

دیارِ حبیبؑ کو جانیوالا قافلہ

لاہور۔ ۲۳ دسمبر۔ دیارِ حبیب کی زیارت کے لئے قادیان جانے والا قافلہ ۲۵ دسمبر ۱۹۵۰ء بروز پیر کی صبح کو مکرم شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی قیادت میں ساڑھے آٹھ بجے رتن باغ سے روانہ ہوگا۔ احباب جماعت اُس روز علی الصبح رتن باغ میں جمع ہو کر پُرسوز دعاؤں کے ساتھ زائرین کے اس قافلے کو رخصت کریں۔

★

پاکستان و برطانیہ میں نیا تجارتی معاہدہ

لندن۔ ۲۳ دسمبر۔ یہاں پہنچ کر برطانیہ کی سمندر پار کے ملکوں سے تجارت کے وزیر مسٹر آرتھر باٹملے نے اس امید کا اظہار کیا ہے کہ چند ہی دنوں میں پاکستان اور برطانیہ کے درمیان ایک نئے تجارتی معاہدے پر دستخط ہو جائیں گے۔ آپ نے کہا۔ اس نئے معاہدے سے دونوں ملکوں کے درمیان تجارت پہلے کی نسبت زیادہ ہو جائے گی۔ مسٹر باٹملے اگلے دن کراچی میں یہ گفتگو ختم کر کے یہاں پہنچے ہیں۔

★

سوڈان کی مصر سے علیحدگی کے رجحان کی حوصلہ افزائی کیلئے برطانوی چالوں کیخلاف مصر کا احتجاج

قاہرہ۔ ۲۳ دسمبر۔ مصر کے سرکاری حلقوں سے قریبی تعلق رکھنے والے مبصروں کے حوالہ سے یہ خبر موصول ہوئی ہے کہ حکومت مصر نے ان برطانوی چالوں کے خلاف شدید احتجاج کیا ہے جو آجکل سوڈان میں برطانوی گورنر جنرل سوڈان کو مصر سے علیحدہ کرنے کی پالیسی کی حوصلہ افزائی کے لئے چل رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانوی گورنر جنرل سوڈان کے ممتاز اور بااثر سیاسی لوگوں کو اس بات پر اکسا رہا ہے کہ وہ مصر سے علیحدگی کے خیال کو باقاعدہ تحریک کی صورت میں شروع کر دیں۔ جب سے ۱۹۳۶ء کے معاہدے کے مطابق مصر و برطانیہ میں مصر و سوڈان کے یکجا کر دینے کے سوال پر از سر نو گفتگو شروع ہے۔ برطانوی گورنر جنرل نے اس تخریبی پراپیگنڈے کی مہم کو تیز کر دیا ہے۔

کراچی — ۲۳ دسمبر

★ آج گورنر جنرل نے ہوائی فوج کے ونگ کمانڈر اور سکواڈرن لیڈر کو ایم۔ بی۔ ای کا اعزاز عطا کیا۔

★ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان سکیورٹی پرنٹنگ پریس اپریل میں کام شروع کر دے گا۔ پہلے اس میں ڈاک کے ٹکٹ اور رسیدی ٹکٹ چھاپے جائیں گے۔

★ کرنسی نوٹوں کے نئے ڈیزائن زیر غور ہیں۔ ان میں پاکستانی تمدن کے مختلف پہلو دکھائے جائیں گے۔

★ حالیہ انڈو پاکستان مالی کانفرنس میں جو فیصلے کئے گئے ہیں دونوں حکومتیں ۱۵ دن کے اندر اندر ان کی توثیق کر دیں گی۔

★ پاکستان کاٹن بورڈ کے صدر مسٹر غلام فاروق مقرر ہوئے ہیں۔

مختصرات

سلہٹ۔ ۲۳ دسمبر۔ حکومت آسام نے ۶۰ افراد کو دہشت پسندی کے الزام میں گرفتار کیا ہے اس کے علاوہ کثیر تعداد میں بلا لائسنس اسلحہ اور گولہ بارود پر بھی قبضہ کیا گیا ہے۔

پٹیالہ۔ ۲۳ دسمبر۔ پٹیالہ سکرٹریٹ سے چند گز کے فاصلے پر اسلحہ بنانے کے ایک چھوٹے سے کارخانے کا سراغ لگایا گیا ہے۔

ہیگ۔ ۲۳ دسمبر۔ ایک بڑے ولندیزی افسر نے کہا ہے کہ مغربی نیوگنی کے اقتدار کی منتقلی کے متعلق اگر ایک سال کے اندر اندر کوئی فیصلہ نہ ہوا تو اس پر ولندیزوں ہی کا تسلط رہے گا۔

خان لیاقت کی تصریحات

سلہٹ۔ ۲۳ دسمبر۔ آج یہاں ایک جلسہ عام کو خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم پاکستان نے پھر اپنے عزم کو دہرایا۔ کہ پاکستان گو کشمیر کے مسئلے کا حل پُرامن طریق ہی سے چاہتا ہے۔ لیکن وہ ہندوستان کو اس پر بزور قبضہ نہیں کرنے دیگا۔ آپ نے اقلیتی معاہدے کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ مشرقی بنگال کے لوگ اس پر پوری طرح عمل کرنے کا تہیہ کر چکے ہیں آپ نے یہ بھی کہا کہ پاکستان کا آئین اسلامی اصولوں کی بنیاد پر بنایا جائے گا۔

سیلاب کا امدادی کام ختم ہو چکا ہے!

لاہور۔ ۲۳ دسمبر۔ آج سول سکرٹریٹ لاہور میں "سیلاب ریلیف کمیٹی" کا اجلاس فنانشل کمشنر ریونیو کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں فنانشل نے اس امر کا اعلان کرتے ہوئے کہ سیلاب کا امدادی کام قریب قریب ختم ہو چکا ہے انکشاف کیا کہ بعض رقبوں میں پانی ابھی تک کھڑا ہوا ہے جس کی وجہ سے ملیریا کی شدت پر قابو پانا مشکل ہو گیا ہے۔ چنانچہ اس مسئلہ پر غور و خوض کیلئے ایک علیحدہ سب کمیٹی مقرر کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اب تک ان علاقوں میں ملیریا کی روک تھام پر ۴ لاکھ روپیہ خرچ آچکا ہے۔ ایک اور سب کمیٹی اس سلسلے میں خدمات کے عوض انعامات اور تمغے تقسیم کرنے کے فیصلے کیلئے مقرر کی گئی۔

(سٹاف رپورٹر)

کوریا میں جنگ بند کرنے کی تجویز

روس نے مسترد کر دی

پی کنگ۔ ۲۳ دسمبر۔ نئی چینی نیوز ایجنسی کی ایک خبر کے مطابق کوریا میں اقوام متحدہ کے تین افراد کے کمیشن کی اس تجویز کو کہ کوریا میں جنگ کو فوری طور پر بند کر دیا جائے۔ روس نے مسترد کر دیا ہے۔

منافرت پھیلانے والوں سے بچئے

ڈھاکہ۔ ۲۳ دسمبر۔ آج یہاں یونیورسٹی کنووکیشن پر خطبہ دیتے ہوئے گورنر مشرقی بنگال مسٹر فیروز خان نون نے عوام کو تنبیہ کی کہ وہ منافرت پھیلانے والوں سے خبردار رہیں۔ آپ نے ماہرین علم و تدریس کو فنی تعلیم کی طرف توجہ دلائی۔ اور طلبہ کو تلقین کی کہ وہ پاکستانی فوجوں میں ذمہ داری کے عہدے سنبھال کر پاکستان کا نام اونچا کرنے میں حصہ لیں۔ اور ملک کی جو ذمہ داری ان پر پڑتی ہے اسے خوش اسلوبی سے ادا کریں۔

لاہور میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریب

لاہور۔ ۲۳ دسمبر۔ کل لاہور میں جلسہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریب نہایت اہتمام سے منائی گئی۔ جگہ جگہ جلوس نکالے گئے بالخصوص قومی رضاکاروں اور پاکستان نیشنل گارڈز پر مشتمل ایک جلوس نے شہر کے تمام بڑے بڑے بازاروں میں گشت لگایا سہ پہر کو گول باغ میں ہز ایکسی لنسی سردار عبد الرب نشتر گورنر پنجاب کی زیر صدارت ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں مولوی غلام محمد ترنم اور کراچی کے مولوی احتشام الحق صاحب نے سیرت النبیؐ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ مولوی احتشام صاحب نے اپنی تقریر کے دوران میں اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ یوم ولادت فی نفسہٖ کوئی اہم چیز نہیں ہے بتایا۔ کہ بحیثیت نبی کے آپ نے دنیا کو جو پیغام دیا۔ سیرۃ النبیؐ کے

حکومت کی طرف سے تردید

لاہور۔ ۲۳ دسمبر۔ ایک سرکاری اعلان میں رجسٹرار صاحب پاکستان میڈیکل کالج پنجاب کے حوالہ سے ایک انگریزی اخبار کی ایک خبر کی تردید کرتے ہوئے کہا گیا ہے۔ کہ پاکستان میڈیکل کونسل پنجاب کا کوئی ایسا اجلاس منعقد نہیں ہوا جس میں مرکزی حکومت کے جبری میڈیکل سروس کے ایکٹ پر سخت نکتہ چینی پر مشتمل کوئی یادداشت پیش کی گئی ہو۔ کونسل کا ایک اجلاس ۲۹ نومبر ۱۹۵۰ء کو ہوا تھا۔ لیکن اس اجلاس میں کوئی ایسی یادداشت پیش نہیں کی گئی۔

دُور دُور سے

نیویارک۔ ۲۳ دسمبر۔ اقوام متحدہ کے اقتصادی ڈویژن کے شائع کردہ اعداد و شمار کے مطابق اسرائیل کی درآمد قیمت کے اعتبار سے اس کی برآمد سے چھ گنا زیادہ ہے۔

بغداد۔ ۲۳ دسمبر۔ عراقی کابینہ جاپان سے جنگ کی صورت کو ختم کر کے جاپان کے جہازوں کو عراقی بندرگاہ میں آنے کی اجازت دینے کے معاملے پر غور کر رہی ہے۔ (سٹار)

اوسلو۔ ۲۳ دسمبر۔ ناروے میں عام سزائے موت کو ختم کر دی گئی ہے لیکن ملک کے فوجی سزاؤں کے قانون میں ترمیم کر کے غداروں کو موت کی سزا دینی منظور کر لی ہے۔

دمشق۔ ۲۳ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ آئندہ موسم بہار تک شام عرب لیگ کے تمام رکن ممالک کے ساتھ تجارتی معاہدوں کا ایک سلسلہ قائم کرنے کا خواہاں ہے۔ (سٹار)

پریٹوریا۔ ۲۳ دسمبر۔ اس سال کے پہلے دس مہینوں میں ۱۰۵۱۹ آبادکار جنوبی افریقہ میں داخل ہوئے اور ۱۲۴۰۴ افراد ملک چھوڑ کر روانہ ہو گئے۔ (سٹار)

لندن۔ ۲۳ دسمبر۔ منصوبہ کولمبو کے تحت یہاں اسٹرلنگ کی محفوظ رقم سے جو جزوی امداد کا منصوبہ مرتب کیا گیا ہے اس کے تحت پاکستان۔ ہندوستان اور لنکا کا اسٹرلنگ واجبات کا مسئلہ مستقل طور پر طے ہو جائے گا۔ (اسٹار)

۴ سلسلے میں اس پر عمل پیرا ہونا ہر مسلمان کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اس کے بعد انہوں نے سورۂ عصر کی تفسیر بیان کرتے ہوئے واضح کیا کہ نبی اکرمؐ نے انسانی زندگی کے لئے کیا پروگرام پیش کیا۔ (اسٹاف رپورٹر)

یہودی عربوں کی زمینیں یہودیوں کو دے رہے ہیں

عمان۔ ۲۳ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ فلسطین سے نکالے ہوئے عربوں کی زمینوں کے کسٹوڈین نے اس عرب جائیداد میں لاکھ دونام یہودیوں کے حوالہ کر دیا گیا ہے۔ یہاں بتایا گیا ہے کہ دس لاکھ دونام اسرائیلی قومی فنڈ کو اور دس لاکھ دونام یہودی کاشتکاروں کو دینے کا بندوبست کیا گیا ہے۔ ان ہی اطلاعوں میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ یہودی حکام نے زیر اقتدار علاقہ میں واقع عرب زمینوں اور جائیدادوں پر اڑھائی لاکھ مزدوروں کو لگا رکھا ہے۔ (اسٹار نیوز ایجنسی)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۲ سیکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب جلسہ سالانہ پر زیادہ سے زیادہ تعداد میں آنیکی کوشش کریں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

"میں باہر کی جماعتوں کو یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ اب جلسہ سالانہ ۱۹۵۰ء قریب آگیا ہے۔ اور انہیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں یہاں آنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ جلسہ سالانہ میں شمولیت ایمان کی زیادتی کا موجب ہوتی ہے لیکن انہیں یہ سمجھ کر آنا چاہیئے کہ ابھی یہ جگہ آباد نہیں ہوئی۔ یہاں گرد و غبار اڑے گا۔ جگہ کی قلت ہوگی۔ پانی کی دقت ہوگی کھانے کی دقت ہوگی۔ یہ سب چیزیں ہوں گی۔ آئندہ سالوں میں ہماری یہ کوشش ہوگی کہ ان دقتوں کو کم سے کم کیا جائے۔ لیکن وہ لوگ مبارک ہوں گے جو ان دقتوں کے باوجود جلسہ سالانہ میں شامل ہوں گے۔ اور تکالیف اٹھا کر اپنے ایمان اور اخلاص کا ثبوت دیں گے۔"

الفضل ۱۹؍ دسمبر ۱۹۵۰ء

آشنا نہیں

نگاہِ حادثات دم بدم سے آشنا نہیں
ہیں اپنی راہ کے قدم قدم سے آشنا نہیں

درِ قبولیت سے دور ہی بھٹک کے رہ گئی
وہ بے اثر دُعا کہ چشمِ نم سے آشنا نہیں

بہارِ لالہ و گل دشمن کی کیا خبر اسے
جو راہگزارِ خشک موجِ یم سے آشنا نہیں

وہ رحمتِ تمام ہے تمام تر مرے لئے
مری نگاہِ شوق بیش و کم سے آشنا نہیں

ترے لئے عجیب تر ہے میری زندگی کہ تو
ہنوز زندگی کے زیر و بم سے آشنا نہیں

زباں سے گو ترانۂ جہاد گا رہا ہے تو
رہِ جہاد ابھی ترے قدم سے آشنا نہیں

خدا کی بات سُن کے بھی جو کجکلاہ خم نہ ہو
ہم اسکو جانتے ہیں وہ ہم سے آشنا نہیں

(عبد المنان ناہید)

تفسیر کبیر کی نئی جلد

تفسیر کبیر کی ایک اور نئی جلد تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم حصہ سوئم یعنی تیسویں پارہ کی تیسری جلد (سورۃ والعٰدیات تا سورہ کوثر) چھپ چکی ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ موقعہ پر احباب کی خدمت میں پیش کردی جائے گی۔

بعض احباب نے خط لکھ کر اور پیشگی رقم دفتر محاسب میں بھجوا کر اپنے حصے کی کتب کو ریزرو کروا لیا ہے یہ صورت تسلی بخش ہے۔ دوسرے احباب کو بھی چاہیئے کہ وہ حسب ضرورت اس تفسیر کی جلدوں کو ریزرو کروا لیں تاکہ کتب کی جلد بندی ہو کر جب کتب دفتر میں موصول ہوں تو ان کو بھجوا دی جائیں۔

جو احباب کسی مجبوری کی وجہ سے جلسہ سالانہ پر نہ آسکیں۔ اگر وہ بذریعہ چٹھی ان کتب کو کسی اور دوست کے ہاتھ منگوانے کی اطلاع بھجوا دیں تو ان کے ہاتھ یہ کتب بھجوا دی جائیں گی۔ اس طرح سے محصول ڈاک کی بچت رہے گی۔ جو اصحاب دفتر محاسب میں رقم بھجوائیں وہ "مد تفسیر کبیر جلد ششم جزو سوئم" کے نام سے بھجوائیں۔ قیمت مجلد ۶/۸/- روپے فی جلد۔ غیر مجلد ۵/- روپے فی جلد علاوہ محصول ڈاک۔ لیکن غیر مجلد کتاب صرف اسی صورت میں مل سکتی ہے جبکہ اس کی پہلے سے اطلاع دی جائے۔ کیونکہ سب کتب کو مجلد کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔

جو احباب بذریعہ پارسل منگوانا چاہیں وہ مبلغ ایک روپیہ ۳ آنے زائد قیمت کے علاوہ محصول ڈاک و پیکنگ کے اخراجات کے لئے ارسال فرمائیں۔ زیادہ تعداد میں منگوانے کی صورت میں بذریعہ ریلوے پارسل اخراجات کی کفایت رہے گی۔ اس صورت میں اسٹیشن کا نام صاف حروف میں لکھا جائے۔

نوٹ:۔ جن احباب نے پیشگی رقوم دفتر محاسب میں بھجوا دی ہیں وہ تفسیر کبیر خریدنے کے لئے جب خود تشریف لائیں تو دفتر محاسب کی رسید یا کوپن ضرور ساتھ لائیں یا اس کا حوالہ تاکہ حساب تلاش کرنے میں آسانی ہو۔

وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

۲۸؍ دسمبر کو صبح آٹھ بجے

جلسہ سالانہ پر ربوہ تشریف لانے والے سائنس گریجوایٹس کا ایک اجتماع فضل عمر سائنٹفک سوسائٹی کے زیر اہتمام منعقد ہوگا۔ صبح کے ناشتہ کا انتظام سوسائٹی اراکین کی طرف سے ہوگا۔ جگہ کا اعلان ۲۷؍ دسمبر کو جلسہ کے دوران میں کر دیا جائیگا تمام اراکین وغیر اراکین سائنس گریجوایٹس سے درخواست ہے کہ وقت کی پابندی کے ساتھ اس اجتماع میں شرکت فرمائیں بعض ضروری امور کے متعلق گفتگو ہوگی۔

(سیکرٹری فضل عمر سائنٹفک سوسائٹی ماڈل ٹاؤن)

مرکزی لائبریری ربوہ کی تکمیل

احباب جماعت کو معلوم ہے کہ ہماری مرکزی لائبریری کا اکثر حصہ تو قادیان ہی میں رہ گیا تھا۔ بہت تھوڑی کتابیں یہاں آسکی ہیں۔ اخبارات کے فائل بھی بالکل نامکمل ہیں۔ اخبار البدر کا کوئی فائل بھی یہاں موجود نہیں۔ ایسی صورت میں نہایت ضروری ہے کہ جن احباب کے پاس مندرجہ ذیل فائلوں میں سے کوئی فائل ہو تو ازراہ کرم مرکزی لائبریری ربوہ کو عنایت فرمائیں۔ جو شکریہ کے ساتھ قبول کی جائے گی۔ ربوہ میں لائبریری کا قیام اور اس کی تکمیل اپنی ذات میں ایک نہایت اہم کام ہے اور جو احباب جماعت فراخدلی سے اس کی اعانت فرمائیں گے وہ عنداللہ ماجور ہوں گے۔ جلسہ سالانہ پر آنے ہوئے احباب یہ فائل اپنے ہمراہ لیتے آئیں اور دفتر تالیف و تصنیف میں دے دیں جو جلسہ کے ایام میں کھلا رہے گا۔

مطلوبہ فائل:

(۱) الفضل جلد ۹-۱۱-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۸-۱۹-۲۱-۲۳-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۳۰-اور ۱۹۴۴ء سے لے کر ۱۹۴۹ء تک۔

(۲) فاروق سنہ ۱۹۲۱ء سے لے کر آخر تک۔

(۳) ریویو اردو:۔ سنہ ۱۹۳۸ء سنہ ۱۹۳۹ء دسنہ ۱۹۴۱ء تا سنہ ۱۹۴۵ء

(۴) ریویو انگریزی:۔ ۱۹۰۳-۱۹۱۴-۱۹۱۶-۱۹۲۱ تا ۱۹۳۷ و ۱۹۳۹ تا ۱۹۴۵

(۵) اخبار بدر کا کوئی پرچہ بھی موجود نہیں ہے اس کے بھی مکمل فائل درکار ہیں۔

ناظر تالیف و تصنیف ربوہ

(بقیہ لبدر صفحہ ۳)

جب مسلم لیگ کے کیمپ میں انتشار پیدا کیا تو ہم نے اپنے اخبار آزاد میں مسلسل اپلیں کیں اور بمنت ان حضرات سے استدعا کی کہ اے کشتی کے ناخداؤ پہلے آپ نے مل کر ملک کے دو ٹکڑے کرا لیئے اب جدا جدا ٹولیوں میں بٹ کر پاکستان کے ٹکڑے ٹکڑے نہ کر دینا۔"

"پہلے آپ نے مل کر دو ٹکڑے کرا لیئے" ذرا ان الفاظ کی دردناکی پر غور فرمائیے کس طرح دل کی گہرائی سے نکلے ہوئے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا اب بھی ان کا بس چلے تو ملک کے دو ٹکڑے کرنے والوں کو کھا جائیں اور پھر دونوں ٹکڑوں کو ملا کر ایک ٹکڑا کر دیں۔

درخواست دعا (از مکرم صوفی مطیع الرحمن صاحب ایم۔اے سابق مبلغ امریکہ):۔ جب سے میں امریکہ سے آیا ہوں بیمار چلا آتا ہوں۔ درمیان میں کچھ افاقہ بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن مختلف قسم کے عوارض بار بار حملہ کرتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے مصنوعی ٹانگ سے بھی کچھ زیادہ فائدہ نہیں اٹھا سکتا یعنی چل پھر نہیں سکتا اور تکلیفوں اور پریشانیوں کا سلسلہ لمبا ہوتا چلا جا رہا ہے۔ لہٰذا درویشانِ قادیان اور مخلصین سلسلہ سے نہایت الحاح سے درخواست ہے کہ اس عاجز کے حق میں بالالتزام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو معاف فرمائے جملہ مشکلات دور کرے اور جلد از جلد دین کی خدمت کی توفیق دے۔ آمین۔

روزنامہ — الفضل — لاہور
مورخہ ۲۴ دسمبر ۵۰ء

373

اسلامی قانون کی جڑ مابعدالطبعیات میں ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انیسویں صدی عیسوی میں جب مادی تحریک برسر عروج آئی۔ اور مشاہداتی اور تجرباتی سائنس میں ترقی ہوئی تو علمائے یورپ نے نفسیات اور علم الاخلاق کو بھی مادی اقدار میں ہی بیان کرنے کی سعی کی۔ چونکہ ان کا اندازِ فکر بالکل مادی ہو چکا تھا۔ اس لئے انہوں نے ہر ایک ایسی بات سے انکار کر دیا۔ جو ان کی لیبارٹری میں ثابت نہیں ہو سکتی تھی۔ انہوں نے مابعدالطبعیات کو اپنے احاطۂ تحقیقات سے بالکل خارج کر دیا۔ جہاں تک صرف مادی تحقیقات کا تعلق ہے۔ ایسا کرنا ضروری تھا۔ مگر اس کا نقصان یہ ہوا کہ بعض لوگوں نے مذہب کو بھی جس کی بنیاد دراصل مابعدطبعیات پر ہے۔ مادی بٹوں سے تولنا شروع کر دیا۔ نفسیات اور علم الاخلاق میں تو ان کی دانشمندی نے کسی حد تک ہی ضرور ان کا ساتھ دیا۔ مگر مذہب میں ان کی دخل انداز بالکل غیر محل ثابت ہوئی۔

یہ درست ہے کہ مابعدالطبعیات کا کچھ نہ کچھ تعلق ضرور اس مادی دنیا سے ہے۔ لیکن وہ تعلق کیا ہے۔ یہ نہ کوئی آج تک معلوم کر سکا ہے۔ اور نہ قیامت تک معلوم کر سکتا ہے۔ یہ تو معلوم ہو سکتا ہے کہ جب کوئی خیال انسان کے دماغ میں پیدا ہوتا ہے۔ تو مغز میں بھی متوازی تبدیلی ہوتی ہے۔ مگر کیوں ہوتی ہے۔ اس کا جواب کوئی فلسفی یا سائنسدان نہیں دے سکتا۔

جو فلسفی یا سائنسدان اس حقیقت کو سمجھتے ہیں۔ وہ تو مابعدالطبعیات کے متعلق بالکل خاموشی اختیار کرتے ہیں۔ اور اپنی تحقیقات کو صرف مادی تغیر و تبدل تک محدود رکھتے ہیں۔ دقت اس وقت پیدا ہوتی ہے۔ جب بعض لوگ جو اپنے آپ کو بڑا دانشمند خیال کرتے ہیں۔ مذہبیات یا دوسرے لفظوں میں مابعدالطبعی حالتوں کو بھی ان مادی اصولوں سے ناپنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو اپنی دانست میں وہ اب تک معلوم کر چکے ہیں۔ یہاں سے دو گروہ پیدا ہو گئے ہیں۔ ایک تو وہ جنہوں نے مابعدالطبعیاتی حالتوں کا بالکل انکار ہی کر دیا۔ دوسرے وہ جنہوں نے مابعدالطبعیاتی حالتوں کو بھی مادی اقدار سے ناپنے کی کوشش کی ہے۔ انہی برخود غلط دونوں گروہوں نے معرکۂ مذہب و سائنس ایجاد کیا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مذہب اور سائنس کا کوئی معرکہ ہے ہی نہیں۔

یورپ میں پہلے گروہ کے لوگ زیادہ پائے جاتے ہیں۔ وہاں الحاد ایک متعین صورت اختیار کر چکا ہے۔ وہ کسی ایسی بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ جس کو ان کے آلات سائنس ناپ تول نہ سکیں۔ اس لئے وہ اللہ تعالےٰ ملائکہ۔ انبیاء علیہم السلام پر ایمان ہی نہیں رکھتے۔ دوسرے گروہ کے لوگ زیادہ تر ایشیائی ممالک خاص کر مسلمانوں میں ملتے ہیں۔ یہ لوگ اللہ تعالےٰ ملائکہ انبیاء علیہم السلام کو مانتے ہیں۔ مگر ان کی توجیہات مادی سائنس کے اصولوں کے مطابق کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

برعظیم ہند میں مسلمانوں میں سر سید اس سکول کے بانی ہیں۔ ان کے بعد اقبال اور اب مودودی صاحب دانستہ یا نادانستہ طور پر اس سکول کے حامیوں میں سے ہیں۔

اس سکول کے مطابق اللہ تعالےٰ موجود ہے۔ مگر وہ انسان سے کلام نہیں کرتا۔ ملائکہ صرف انسانی قویٰ کا نام ہے۔ نبوت محض ایک ملکہ کا نام ہے۔ جو ہر انسان میں ہوتا ہے۔ مگر انبیاء میں پیدائشی طور پر دوسروں سے زیادہ ہوتا ہے۔ اسی طرح جس طرح کسی غیر معمولی ریاضی دان میں ریاضی کا اور غیر معمولی موسیقار میں موسیقی کا ملکہ ہوتا ہے۔ ان کے نزدیک وحی یا الہام خدا تعالےٰ کا کلام نہیں ہوتا۔ بلکہ انبیاء علیہم السلام کی اپنی فطرت کی آواز ہوتی ہے۔ جس میں پیدائشی طور پر صالحیت کا ملکہ دوسروں سے زیادہ موجود ہو جاتا ہے

سر اقبال اگرچہ اسلام سے ناواقف تھے۔ مگر وہ ایک پیدائشی شاعر اور مغربی فلسفہ کے ماہر تھے۔ انہوں نے اپنا یہ نظریہ منوانے کے لئے شاعرانہ قوت بیان اور زور علم سے پورا پورا کام لیا ہے۔ مودودی صاحب نہ تو اسلام سے واقف ہیں۔ اور نہ علوم مغربی میں ورک رکھتے ہیں۔ اسی لئے ان کی حالت گومگو سی ہو گئی ہے۔ اور وہ صرف سستی انشا پردازی سے جس میں ان کو کچھ ملکہ حاصل ہے کام نکالنا چاہتے ہیں۔ اسی لئے وہ بری طرح ناکام ہوئے ہیں۔

دین اسلام انسان کی پوری زندگی پر حاوی ہے۔ وہ مشاہداتی اور تجرباتی سائنس کے خلاف نہیں ہے۔ بلکہ اسی کا موید ہے۔ مگر وہ انسانی زندگی کو اس کے مابعدالطبعیاتی منبع سے بھی بندھا رکھتا ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر انسان کی مادی زندگی صراط مستقیم پر قائم نہیں رہ سکتی۔ اس پہلو سے اسلام تعلق باللہ پر پورا پورا زور دیتا ہے۔ کیونکہ بغیر تعلق باللہ کے اللہ تعالےٰ کی ہستی پر کامل ایمان پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور نہ اس کے ملائکہ پر اور نہ انبیاء علیہم السلام کی وحی پر اور نہ یوم الدین پر کامل ایمان حاصل ہو سکتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جب تک اللہ تعالےٰ پر اس کے ملائکہ پر۔ اسکی وحی پر اور یوم الدین پر کامل ایمان حاصل نہ ہو۔ اس وقت تک انسان اپنی مادی زندگی کے منتہائے مقصود کو بھی نہیں سمجھ سکتا۔ اور نہ وہ اس میں اخلاقی توازن قائم رکھ سکتا ہے۔ جو ارتقائے حیات کے لئے ازبس ضروری ہے۔ اور نہ دنیا میں وہ فردوسی بادشاہت قائم ہو سکتی ہے۔ جس کو انبیاء علیہم السلام خدا کی بادشاہت کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

مودودی صاحب جو حکومت الٰہیہ کا نعرہ لگا رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ خود بھی اس حکومت الٰہیہ کا صحیح مفہوم نہیں سمجھتے۔ اللہ تعالےٰ کے قانون کی جڑیں مابعدالطبعیات کی دنیا میں ہیں۔ جب تک اس دنیا سے ہمارا معاملہ درست نہ ہو۔ اللہ تعالےٰ کے قانون کا نفاذ ناممکن ہے۔ جب تک ہم کو اس قانون کے منبع پر وہ کامل ایمان پیدا نہ ہو۔ جو صرف تعلق باللہ سے ہو سکتا ہے اس وقت تک دنیا میں اسلامی قانون کا نفاذ محالات سے ہے۔ خلافت راشدہ کے عہد میں اس قانون کا نفاذ اسی لئے ممکن ہوا تھا۔ کہ جن لوگوں نے اسکو نافذ کیا تھا۔ وہ اس قانون کے منبع پر کامل ایمان رکھتے تھے۔ مودودی صاحب کو چونکہ خود بھی اللہ تعالےٰ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لئے وہ اس قانون کو اسی طرح دنیا میں نافذ کرنا چاہتے ہیں جس طرح لادینی قانون نافذ کئے جاتے ہیں۔

مودودی صاحب کہتے ہیں۔ کہ خدا کی حکومت ہونی چاہیئے ہم ان سے عرض کرتے ہیں۔ کہ کیا آپ کو خدا تعالےٰ پر کامل ایمان حاصل ہے؟ کیا آپ کو اللہ تعالےٰ سے کوئی تعلق ہے؟ جب ایسی کوئی بات نہیں۔ تو آپ کو اسلامی قانون کے مابعدالطبعیاتی منبع پر بھی کوئی ایمان نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نبوت کو محض ایک ایسا ہی پیدائشی ملکہ سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ دوسرے غیر معمولی پیدائشی ملکے ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے آپ کا حال اس آدمی کا سا ہے۔ جو وزن کے بٹوں سے زمین کو ناپنا چاہے۔ جب آپ کو مابعدالطبعیات کا کچھ بھی ادراک حاصل نہیں۔ تو آپ اس قانون کو کس طرح نافذ کر سکتے ہیں۔ جس کی جڑیں مابعدالطبعیاتی دنیا میں لگی ہوئی ہیں۔

چونکہ یہ اسلام کا قانون ہے۔ اس لئے اسلام نے مابعدالطبعیات کا ادراک پیدا کرنے کے اصول بھی بتائے ہیں۔ اور وہ اصول وہی ہیں۔ جو تعلق باللہ کے اصول ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے صرف دو لفظوں میں اسکو بیان فرمایا ہے۔ نہ صرف بیان فرمایا ہے۔ بلکہ انہی دو لفظوں کو اس انداز سے پیش کیا ہے۔ کہ ہمیں یہ بھی سمجھ آ جائے۔ کہ اس کے حاصل کئے بغیر ہم اللہ تعالےٰ کے قانون کو نہ صرف یہ کہ نافذ ہی نہیں کر سکتے۔ بلکہ خود بھی اس پر عمل نہیں کر سکتے۔ اور وہ دو الفاظ یہ ہیں۔

ایاک نعبد و ایاک نستعین

یعنی ہم بغیر ایاک نستعین کے ایاک نعبد پر عمل ہی نہیں کر سکتے۔ بے شک یہ باتیں مودودی صاحب کے فہم میں نہیں آ سکتیں۔ کیونکہ ان کی دنیا اسی دنیا سے شروع ہوتی ہے۔ اور اسی دنیا میں ختم ہو جاتی ہے۔ وہ برخود غلط سائنسدانوں اور فلسفیوں کی طرح مابعدالطبعیاتی حالات کو مادی حالات کے گزوں سے ناپنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو ناممکن ہے۔ (باقی)

دل کی بات باہر آ گئی

چند برخود غلط اور بیکار مولویوں اور غیر مولوی افراد نے اپنا نام "مجلس احرار اسلام" رکھا ہوا ہے۔ اور شہر بشہر پھر کر دشمنانِ انبیاء علیہم السلام کے اخلاق کا اظہار کرتے ہیں۔ اور بیچارے بھولے بھالے مسلمان عوام کو احمدیت کے خلاف بھڑکاتے ہیں۔ ان چند افراد نے جو اپنے آپ کو "مجلس احرارِ اسلام" کا لیڈر ظاہر کرتے ہیں۔ حالانکہ ایسی کوئی بھی مجلس اب دنیا کے پردے پر موجود نہیں۔ ایک سہ روزہ اخبار بھی جاری کر رکھا ہے۔ جس کو "آزاد" کہتے ہیں۔ جو اپنے آپ کو ہر اخلاقی بندش سے آزاد سمجھتا ہے۔ اور شروع سے لے کر آخر تک کذب و افترا کا پلندہ ہوتا ہے۔

ان تمام لیڈروں کی ہسٹری عطاء اللہ شاہ بخاری سے لیکر شیخ حسام الدین تک اور شیخ حسام الدین سے لیکر تاج الدین انصاری تک سب عوام مسلمان اچھی طرح جانتے ہیں۔ پاکستان کے یہ اول اور آخر دشمن اب نئے نئے بھروپ بھر رہے ہیں۔ اور مسلمانوں پر اپنے آپ کو پاکستان کا بڑا حامی ثابت کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ حالانکہ جس طرح ایک زنگی برف منہ پر ملنے سے چینیوں جیسا سفید نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح احراری لیڈر ہزار ناک رگڑنے سے بھی پاکستان کا حامی نہیں بن سکتا۔

اگر ایسا ہو جائے۔ تو سب سے پہلے ہم کو خوشی ہوگی۔ مگر یہ ناممکن ہے۔ اور خواہ یہ لوگ کتنا فریب کا غازہ چہروں پر مل کر نکلیں۔ ان کا اصل ظاہر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ تاج الدین انصاری نے جو "آزاد" کے ایڈیٹر بھی ہیں۔ اپنی ملتان والی تقریر میں جو "آزاد" ۲۶ دسمبر ۵۰ء کے صفحہ ۴ پر شائع کی ہے۔ اس میں صاف صاف اپنی پاکستان دشمنی کا اعتراف کر لیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

" اخبار بین حضرات جانتے ہیں۔ کہ ہوس اقتدار

باقی دیکھو صـ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی شعار کی اہمیت

از مکرم صوفی بشارت الرحمن صاحب ایم اے پروفیسر تعلیم الاسلام کالج لاہور

عام لوگوں کو اور خصوصاً دینی تعلیم سے ناواقف نوجوانوں کو اسلامی تعلیم کے خوبصورت چہرہ سے واقفیت نہیں ہوتی اور بعض کے دلوں کی گہرائیوں میں یہ خیال پایا جاتا ہے کہ ان کی ترقی کا تمام انحصار مغربی خیالات و اطوار کی نقالی پر ہے۔ اس خیال کی ایک وجہ فی زمانہ مسلمانوں کی زبوں حالی اور مغربی اقوام کی ترقی بھی ہے۔ لیکن بہت افسوس کا مقام ہے کہ بعض ہمارے نوجوان بھی اسی رو میں بہے جا رہے ہیں اور یہ اس بات کی علامت ہے کہ ایسے نوجوانوں نے ابھی اسلام کی حقیقت اور اس کے پیغام کو سمجھا ہی نہیں۔ اور انہیں اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر کما حقہٗ ایمان نہیں۔ ورنہ ایسا کبھی نہ ہوتا کہ وہ غیر اقوام کے خلاف اسلام اطوار کو پسندیدہ نگاہوں سے دیکھتے۔ کیونکہ ہمارے پیش نظر صرف موجودہ تہذیب و تمدن کی عمارت کی کنگریوں کو دور کرنا اور اس کے نقائص کی اصلاح کرنا ہی نہیں بلکہ اس سے بھی ایک قدم آگے بڑھ کر مغربی تہذیب و تمدن کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلام کے حقیقی فرزندوں کو فتح و نصرت کا وعدہ ہے۔ پس ان وعدوں کی موجودگی میں ہمارے نوجوان جو مغربیت کے آگے سر جھکاتے ہیں ان کے متعلق یہی تسلیم کرنا پڑے گا کہ انہیں اللہ تعالیٰ کے ان وعدوں پر کما حقہٗ ایمان نہیں ہے۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

بعض لوگ غیر اقوام اور خصوصاً اقوام مغرب کے تمدن کے بعض ظاہری امور میں ان کی نقل کرنا نقصان دہ امر خیال نہیں کرتے۔ ایسے لوگ سخت غلطی خوردہ ہیں۔ کیونکہ کسی تہذیب و تمدن کے ظاہر کی نقل ہمیں اس کی اندرونی روح سے بھی ضرور متاثر کرتی ہے۔ کیونکہ کسی شخص کے دل میں کسی تمدن کے ظاہری امور کی نقل کا جوش اسے کسی حالت میں بھی اس تمدن کے باطن سے متاثر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ پس جونہی ہم مغربی تہذیب کے ظاہری ڈھانچے کی نقل کریں گے مغربیت کی روح ہمارے اندر گھر کرے گی۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ یعنی جو شخص کسی قوم سے مشابہت پیدا کرے گا وہ اسی قوم میں سے سمجھا جائے گا۔ مثلاً لباس کا اثر ظاہر پر ہی نہیں بلکہ انسان کے باطنی اخلاق اور روحانیت پر بھی پڑتا ہے۔ اور مختلف قسم کے لباس مختلف قسم کے جذبات کے محرک ہوتے ہیں۔ کسی قوم کے ظاہری اطوار اور فیشن اس کے ذہنی رجحانات اور اخلاق کا آئینہ دار ہوتے ہیں۔ ظاہری باتوں میں مغربیت کی غلامی ذہنی غلامی کی علامت ہے اور مغربیت کی ذہنی غلامی میں مبتلا ہونے والا انسان کبھی حقیقی اسلامی روح کا حامل نہیں ہو سکتا بلکہ اس کے برعکس وہ مغربیت کی باطنی روح کا حامل ہوگا۔ اور ایسا انسان اگر اسلام کا سچا ہی ہونے کا دعوی کرتا ہے تو یہ دعوی نہایت ہی جھوٹا اور صریح طور پر باطل ہوگا۔ وہ شخص جو خود اسلامی تمدن پر رضامند نہیں وہ اسے تمام دنیا میں قائم کر دینے کا کس طرح دعوی کر سکتا ہے۔ یہ امر بھی ظاہر ہے کہ مغرب کی تقلید ہمارے اندر احساسِ کمتری کو ظاہر کرتی ہے۔ گویا ایک مغربیت زدہ مسلمان زبانِ حال سے اس امر کا اقرار کرتا ہے۔ کہ اس کے لئے ترقی کے راستے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کرنے سے نہیں کھل سکتے بلکہ مغرب کی نقل کرنے میں اس کی ترقی کا راز مضمر ہے۔

ایسے لوگ اکثر اوقات اپنے نفس کو اس بہانے سے تسکین دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ اسلام ہر اچھی بات کے قبول کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اور چونکہ یہ باتیں اچھی ہیں اس لئے ہم نے انہیں اختیار کر لیا ہے۔ حالانکہ یہ امر محض ایک فریبِ نفس ہوتا ہے۔ کیونکہ اس جگہ سوال یہ نہیں ہے کہ دوسروں کی اچھی چیزیں اپنائی جائیں یا کہ نہیں۔ کیونکہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اَلْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ اَخَذَهَا حَيْثُ وَجَدَهَا۔ یعنی حکمت اور دانائی کی بات مومن کی ہی گمشدہ چیز ہے جہاں بھی وہ اسے پائے اس پر قبضہ کر لے۔ یعنی اسے اختیار کر لے۔ لیکن یہاں اصل سوال تو یہ ہے کہ یہ کس طرح فیصلہ ہو کہ فلاں چیز اچھی ہے اور فلاں چیز بری۔ ایک مسلمان کی حیثیت سے ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ جب ہم اسلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی ہدایت قرار دیتے ہیں تو پھر اچھائی برائی اور نفع و نقصان کا معیار یہی ہے کہ ہر وہ بات جو اسلامی تعلیم یا اسلامی تعلیم کی باطنی روح کے لحاظ سے اچھی ہے وہ اچھی سمجھی جائے اور ہر وہ چیز جو اس تعلیم کی یا اس تعلیم کی باطنی روح سے متضاد ہو وہ بری سمجھی جائے۔ اسلام صرف چند عقائد کے مجموعہ کا نام نہیں بلکہ انسانی زندگی کے ذہنی، جذباتی اور عملی پروگرام اور مکمل ضابطۂ حیات کا نام ہے۔ مغربی تہذیب کے مخصوص اطوار و حالات میں ہمیں دنیاداری کی روح کام کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ اور اسلامی تعلیم اور اس کی روح کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا اس کی لقاء کا حصول اور سعادات اسلامی ہے۔ جو شخص مغربیت کی طرف سے پیش کردہ اطوار کی پیروی کرے گا .... اسے بہر صورت اسلام کے پیش کردہ مقاصد کی پیروی سے علیحدہ ہونا پڑے گا۔ پس اگر ہم اسلام کو اچھا سمجھتے ہیں تو ہمیں ہر اس چیز کو جو اسلامی روح کے متضاد ہے برا کہنا پڑے گا۔

دینِ اسلام کی یہ ایک نمایاں خصوصیت ہے کہ اس نے ہمیں زندگی کے ہر اس پہلو کے متعلق اصولی تعلیم دی ہے۔ جس پہلو کا ہماری اخلاقی اور روحانی حالتوں پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنتِ طیبہ ہر شعبہ زندگی کے متعلق ہمارے سامنے ہے اور اسی سنت کو مضبوطی سے پکڑنے کے ذریعہ ہی سے مسلمانوں کی کایا پلٹ سکتی ہے۔ کیونکہ جسمانی حالتوں کا انسان کی اخلاقی اور روحانی حالتوں پر کافی گہرا اثر پڑتا ہے۔ اس لئے اسلام نے ظاہر سے تعلق رکھنے والے امور کے متعلق بھی ہماری راہنمائی کی ہے۔ یہ کہنا کہ اس چھوٹے سے حکم کو ترک کرنے میں کوئی ہرج نہیں ایک نہایت ہی بودا خیال ہے۔ کیونکہ اول تو نافرمانی بہر صورت نافرمانی ہے خواہ چھوٹے حکم کی ہو یا بڑے حکم کی۔

دوسرے یہ چھوٹی چھوٹی باتیں کئی رنگ میں اخلاقی اور روحانی طور پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ مگر ہم اپنی کوتاہ فہمی کی وجہ سے حقیقت کو نہیں سمجھتے جب ہم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو برحق اور صادق و مصدوق مانا ہے۔ تو پھر ہمارا فرض ہے کہ آپ کی تمام ہدایات پر کما حقہٗ عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا (سورہ حشر رکوع ۱) یعنی رسول کی طرف سے تمہیں جو ہدایت بھی ملے اسے قبول کرو اور جس چیز سے وہ تمہیں روکے رک جاؤ۔

ایک اہم اعتراض جس کا جواب دینا ضروری ہے یہ ہے کہ اسلام نے ظاہر سے تعلق رکھنے والے چھوٹے چھوٹے اور غیر ضروری امور کے متعلق احکام صادر کر کے انسانی آزادی کو بالکل کچل کے رکھ دیا ہے اور سوسائٹی کے ذہنی ارتقاء پر کاری ضرب لگائی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلامی تعلیم ہمیں ایک نہایت ہی عمدہ طور پر بنے ہوئے محل کی صورت میں عطاء کی ہے۔ محل میں بعض حصے بظاہر غیر اہم اور حقیر نظر آتے ہیں مگر بنانے والے انجینئر کی نظر میں وہ بہت ضروری ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ کئی ضروری حصوں کے قیام کا انحصار ان پر ہوتا ہے۔ بعض چیزیں خوبصورتی میں اضافہ کرنے کے لئے بڑھائی جاتی ہیں۔ بعض چیزیں صحت کے نقطۂ نگاہ سے بنائی جاتی ہیں۔ پس یہ نادانی ہوگی اگر ہم باوجود فنِ تعمیر سے ناواقف ہونے کے محل کی بعض چھوٹی چیزوں کو غیر ضروری قرار دیں۔ کیونکہ ماہر انجینئر نے کوئی چیز بھی محل میں بے موقعہ نہیں لگائی اور ہر چیز کسی نہ کسی ضرورت کو پورا کر رہی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ہم اپنی نادانی کی وجہ سے یہ کہیں کہ فلاں محراب زائد بنائی گئی ہے حالانکہ ہو سکتا ہے کہ اس محراب پر عمارت کے کسی بہت اہم حصے کا دارومدار ہو۔ اس بات پر ایمان رکھتے ہوئے کہ اسلامی تعلیم کا عظیم الشان محل ایک نہایت ہی حکیم و خبیر اور علیم ہستی کی طرف سے بنایا گیا ہے ہمیں حق نہیں پہنچتا کہ ہم اس تعلیم کی جزئیات پر معترض ہوں۔ یا تو ہم اسے بحیثیت مجموعی قبول کریں گے یا بحیثیت مجموعی رد کریں گے۔ اور اس بات میں ہمیں کامل آزادی دی گئی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ:

مَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ

یعنی جو شخص چاہے اپنی مرضی سے اس تعلیم کو مان لے اور جو چاہے انکار کر دے۔ اس دنیا میں کوئی باز پرس نہ ہوگی۔ ہاں اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ (حج رکوع ۹) یعنی قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ظاہر ہوگا اور تم اپنی روحانی اور عملی حالتوں کے موافق تم جزا سزا پاؤ گے۔

اسی طرح فرماتا ہے کہ لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انْفِصَامَ لَهَا (بقرہ رکوع ۳۴) یعنی دین میں کوئی جبر نہیں کیونکہ ہدایت اور گمراہی کے راستے ظاہر و باہر ہو چکے ہیں۔ ہاں جو شخص شیطانی اشارات کو قبول کرنے سے انکار کرے اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے محل میں داخل ہو جائے تو گویا اس نے ایک ایسی زنجیر کی مضبوط کڑی کو ہاتھ ڈال دیا جو اسے ترقیات دینی و دنیوی کے آسمان پر بلند کر دے گی۔ اور یہ ترقی غیر فانی ہوگی یعنی کبھی منقطع نہ ہوگی۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہمیں آزادی عطا فرمائی ہے۔ کہ یا تو ہم اس تعلیم کو بحیثیت مجموعی قبول کریں یا بحیثیت مجموعی رد کر دیں۔ یہود کو مخاطب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

اَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذَٰلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَىٰ أَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ (بقرہ ع ۱۰)

(باقی صفحہ ۷ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیوں کو مُرتد قرار دینا بڑی ہی زیادتی ہے!

جناب مولوی عبدالماجد صاحب بی اے کا بیان

(یہ مضمون بصورت ٹریکٹ شائع کیا گیا ہے)

یہ مضمون مولانا عبدالماجد صاحب مشہور مصنّف نے اس وقت تحریر فرمایا تھا، جبکہ محض احمدیت کے جرم میں دو احمدیوں کو کابل میں سنگسار کیا گیا تھا۔ احمدیوں کو مرتد قرار دے کر قتل کا فتویٰ صادر کرنے والے علماء اسے ٹھنڈے دل سے غور کریں۔

مولانا موصوف فرماتے ہیں:۔

"کابل کے واقعۂ رجم (سنگساری) کی تائید و تحسین میں بعض اخبارات کی پرجوش تحریریں اور علماء حنفیہ کے مضامین میری نظر سے گذرے۔ میں نے انہیں بغور پڑھا لیکن افسوس ہے کہ ان سے متفق و مطمئن نہ ہو سکا اور باوجود غیر احمدی ہونے کے اس باب خاص میں میری ہمدردی گروہ احمدی کے ساتھ ہے میں کسی معنی میں بھی ہرگز مذہبی عالم ہونے کا دعوےٰ نہیں رکھتا تاہم ایک عامی مسلم بھی اپنے فہم و ادراک کے موافق ہر اسلامی مسئلہ میں لب کشائی کر سکتا ہے۔ اسلئے امید ہے کہ میری مبادرت قابلِ عفو خیال کی جائے گی۔ میرے پیشِ نظر سوالاتِ ذیل ہیں۔

(۱) کیا اسلام نے ارتداد کی سزا قتل رکھی ہے؟

(۲) کیا قتل و رجم مرادف ہے؟

(۳) کیا احمدیت ارتداد ہے؟

دوسرا سوال نسبتاً کم درجہ کا ہے۔ لیکن اس کا جواب بالکل واضح ہے۔ بالفرض یہ ثابت بھی ہو جائے کہ شریعت میں ارتداد کی سزا قتل ہے۔ تو اس سے رجم کا جواز کیونکر ثابت ہو جائے گا۔ جن روایات کی بناء پر مُرتد کا قتل جائز ثابت کیا جا رہا ہے۔ ان میں کہیں بھی رجم کا حکم میری نظر سے نہیں گذرا۔

پہلا سوال۔ کلام پاک میں ارتداد کا ذکر لفظاً و معناً متعدد مقامات پر آیا ہے۔ مثلاً سورۂ بقرہ رکوع ۲۷۔ مائدہ رکوع ۸ وغیرہ۔ اور اس بارہ میں شدید ترین وعیدیں بھی وارد ہوئی ہیں۔ مثلاً یہ کہ مرتد کے اعمال دین و دنیا میں ضائع ہو جاتے ہیں مرتد کو ہمیشہ دوزخ میں رہنا پڑے گا۔ لیکن یہ کسی ایک مقام پر بھی ارشاد نہیں ہوا ہے کہ ارتداد کے لئے دنیا میں قتل یا کوئی اور سزا ہے۔ کلام پاک کے بعد ایک مسلمان کے لئے دوسری سند سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارک ہو سکتی ہے سو آپؐ کی حیات طیبہ میں کوئی ایک مثال بھی اسکی نہیں ملتی کہ آپؐ نے کسی شخص کو تبدیلی عقائد کی بناء پر سزا دی ہو۔ یہ شہادتیں منفی اور سلبی تھیں۔ ایجابی و اثباتی پہلو سے اگر نظر کی جائے تو معلوم ہوگا۔ کہ اسلام کی تمام تعلیمات عقائد، جبرو زبردستی کے بالکل منافی (خلاف) ہیں۔ اور کلام مجید میں متعدد آیات میں عقائد کی آزادی، رواداری کا واضح اعلان موجود ہے۔ اسلام کے ضابطہ تعزیرات میں جو سزائیں مقرر ہیں وہ بعض اعمال پر ہیں۔ مثلاً بغاوت، سرقہ، زناکاری، لیکن کسی عقیدہ کی بناء پر خواہ وہ کتنا ہی باطل ہو کوئی سزا قانونِ اسلام میں موجود نہیں۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے بے شبہ مرتدین پر فوج کشی کی تھی۔ لیکن اول تو بعض اجل صحابہ کرامؓ کو اس سے اختلاف تھا اور پھر یہ فوج کشی محض مرتدین کے مقابلہ میں نہ تھی بلکہ فرقۂ باغیوں کی سرکوبی کے لئے تھی۔ تاریخ دان حضرات پر یہ واقعہ پوشیدہ نہیں کہ ان مرتدوں نے مسلمانوں پر تعدّی شروع کر دی تھی۔ دربارِ خلافت میں برابر ان کے مظالم کی شکایات پہنچ رہی تھیں اور حکام و عُمّال خلافت سے ان لوگوں نے مقابلہ و مقاتلہ شروع کر دیا تھا۔ اسلئے ان کا قابلِ تعزیر جرم، جرم بغاوت تھا نہ کہ ارتداد۔

چند احادیث و آثار بھی قتل کے ثبوت میں پیش کئے گئے ہیں۔ لیکن میری نظر سے کوئی حکم ایسا نہیں گذرا جسے واضح و غیر مشتبہ کہا جائے۔ بعض احادیث کے الفاظ مجمل ہیں اور بعض کے مبہم۔ مسئلہ کی اہمیت اس کی متقاضی نہیں کہ کتاب و سنّت کے سکوت (خاموشی) بلکہ گونہ انکار کے ہوتے ہوئے اس کا فیصلہ بعض غیر واضح و غیر صریح اقوال کی بناء پر کر دیا جائے۔ فقہاء حنفیہ کے اقوال بے شبہ ہر طرح لائق احترام و قابل لحاظ ہیں۔ لیکن کتاب و سنت سے الگ شائد حجت قطعی کا کام نہ دے سکیں۔ غرض رجم مرتد کی تائید میں تو کوئی سند بھی موجود نہیں۔ قتلِ مرتد کے باب میں کتاب و سنت خاموش ہیں۔ بلکہ قرآن کریم آزادیٔ عقائد کا اعلان عام کر چکا ہے۔ وہ فتویٰ جواز قتل مرتد کی گویا تردید کر رہا ہے۔ صحابہ کرامؓ کے طرزِ عمل سے باغیوں کے ساتھ قتال ثابت ہوتا ہے نہ کہ محض مرتدوں سے۔

آخر میں تیسرا مسئلہ رہ جاتا ہے کہ آیا مُرتد کا اطلاق احمدیوں پر صحیح ہے۔؟

قرآن کریم کی اصطلاح میں مرتد تو شائد اسے کہہ سکتے ہیں جو احکام خدا یا احکام رسولؐ سے منحرف ہو گیا ہو۔ سو پھر کیا احمدیت کو کتاب و سنت کے کسی جزئیہ سے بھی انکار ہے؟ مجھے اعتراف ہے کہ میں احمدیہ لٹریچر پر وسیع نظر نہیں رکھتا ....

...... لیکن جہاں تک میری نظر سے خود بانیٔ سلسلہ احمدیہ جناب مرزا غلام احمد صاحب (علیہ السّلام) مرحوم کی تصانیف گذری ہیں۔ ان میں بجائے ختم نبوت کے انکار کے اس عقیدہ کی خاص اہمیت مجھے ملی۔ بلکہ مجھے ایسا یاد پڑتا ہے کہ احمدیت کے بیعت نامہ میں ایک مستقل دفعہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کی موجود ہے! مرزا صاحبؒ مرحوم اگر اپنے تئیں نبی کہتے تھے تو اس معنی میں ہر مسلمان ایک آنیوالے مسیح کا منتظر ہے اور ظاہر ہے کہ یہ عقیدہ "ختم نبوت" کے منافی (خلاف) نہیں پس اگر احمدیت وہی ہے۔ جو خود مرزا صاحبؒ مرحوم بانی سلسلہ کی تحریروں سے ظاہر ہوتی ہے تو اسے "ارتداد" سے تعبیر کرنا بڑی ہی زیادتی ہے۔ ان کی تحریروں سے تو محض اتنا ہی نہیں معلوم ہوتا کہ وہ توحید و رسالت کے پوری طرح قائل ہیں، قرآن پر حرفاً حرفاً ایمان رکھتے ہیں، کعبہ مومنین کو اپنا قبلہ سمجھتے ہیں، نماز وغیرہ مہمات عبادت و فرائض میں عامہ مسلمین کے ہم آہنگ (متفق) ہیں بلکہ سردار کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارکہ کے ساتھ محبت و شیفتگی بھی ٹپکتی ہے۔ ان سے ہمارا جو کچھ اختلاف ہے وہ بعض احکام و ہدایات کی سوءِ تعبیر (مفہوم کی غلطی) کی بناء پر ہے نہ کہ اغراض و افکار کی بناء پر۔ اور سوءِ تعبیر ایسی شے نہیں جس کی بناء پر ارتداد اور تکفیر کا حکم لگایا جا سکے۔"

(منقول از الفضل قادیان ۲۱ر مارچ ۱۹۲۶ء)

الناشر:۔ مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ
ربوہ ضلع جھنگ

خُدّام الاحمدیہ کیلئے خدمت کا موقعہ

جلسہ سالانہ پر خدمت کے مختلف مواقع پیدا ہوتے ہیں۔ مہمانوں کی دیکھ بھال کا موقعہ۔ مریضوں کی تیمارداری۔ منتظمین جلسہ سالانہ کی مدد کرنا وغیرہ۔

اس سلسلہ میں پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ اب پھر اعلان کیا جاتا ہے۔ خدام الاحمدیہ کو اس موقعہ پر زیادہ سے زیادہ خدمت کرنی چاہیئے۔ بے شک بیرونی خدام بھی مہمان ہوتے ہیں۔ لیکن خدمت کا موقعہ جہاں بھی ملے۔ اسکو ہاتھ سے جانے نہ دینا چاہیئے۔ زیادہ سے زیادہ خدام جلسہ پر خدمت کے لئے اپنے نام دفتر خدام الاحمدیہ میں بھجوائیں۔

ڈاکٹر اور کمپونڈر صاحبان اپنی خدمات ضرور پیش کریں۔ ان کو جلسہ کی تقاریر سننے کا پورا موقعہ دیا جائے گا۔ ہم خرما اور ہم ثواب

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ربوہ میں اخبار "المصلح" کراچی کا عارضی دفتر

ادارہ المصلح کراچی نے فیصلہ کیا ہے کہ امسال سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ کی طرح جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر بھی ربوہ میں المصلح کا ایک عارضی دفتر اپنے کرم فرماؤں اور ناظرین کی آسانی کے لئے کھولا جائے۔ اس سلسلہ میں جملہ انتظامات کے لئے تاثیر صاحب مدیر اعزازی اخبار المصلح کراچی ۲۳ر دسمبر کو ربوہ پہنچ رہے ہیں۔ المصلح کے پڑھنے والوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ حضرات جنہوں نے المصلح کا سالانہ چندہ ادا نہیں فرمایا جلسہ سالانہ سے قبل کراچی آفس کو ارسال فرما دیں۔ ورنہ جلسہ سالانہ نمبر ان کی خدمت میں روانہ نہیں کیا جاوے گا۔ اور جو صاحبان جلسہ سالانہ سے قبل چندہ ادا نہ کر سکیں۔ جلسہ سالانہ پر ضرور ربوہ میں دفتر المصلح میں جمع کرا دیں۔ عدم وصولی پر یکم جنوری ۱۹۵۱ء سے پرچہ ان کی خدمت میں نہایت افسوس کے ساتھ روانہ کرنا بند کر دیا جاوے گا۔ واضح ہو المصلح کا چندہ معہ خاص نمبر ایک سال کے لئے پاکستان کے لئے تین روپے اور بھارت وغیرہ ممالک کے لئے ۵ روپے ہے۔

(المعلن:۔ مینیجر اخبار المصلح کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں کی مشکلات کا حل

(از مکرم سید احمد علی صاحب فاضل مبلغ سلسلہ)

ہر زن جو چڑھتا ہے۔ اس میں ہر ایک دردمند مسلمان پریشان نظر آتا ہے۔ اور سوچتا ہے۔ کہ جب کہ قرآن مجید اور احادیث نبویہ اور علمائے اُمت کے موجود ہوتے ہوئے مسلمانانِ عالم نہ صرف بیسیوں فرقوں میں منقسم ہو گئے۔ بلکہ مزید فرقے پیدا ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ تو اب یہ کیونکر متحد ہو سکتے۔ اور کیونکر مسلمان حقیقی مسلمان بن کر دینی و دنیوی طور پر ترقی کر سکتے ہیں؟ مسلمانوں کی اپنی عملی حالت کیا ہے۔ اس کا اندازہ اخبار اہل حدیث امرتسر میں شائع شدہ ایک لمبی نظم کے چند شعروں سے فرمایئے۔ جس میں "شکوۂ اسلام" کے عنوان سے لکھا ہے:۔

"کل ملا اسلام مجھ سے۔ یوں لگا کہنے کہ میں
چل پڑا ہوں ہند سے فاللّٰہ خیر حافظا
میں نے یہ پوچھا کہ حضرت آپ کیوں ناراض ہیں
سُن کے بولا تم نہیں سمجھے تو ہے کس کی خطا؟
چاہنے والے مرے مجھ کو نظر آتے نہیں
تم نے میرا نام لے کر مجھے رسوا کیا
تیرے اس اسلام کو ہے دور سے میرا سلام
تو مسلماں ہے کہ شرماتی ہے اب تجھ سے حیا
شکل ہے شبلِ نصاریٰ اور عمل شبلِ یہود
اس پہ دعویٰ ہے محمدؐ پہ ہوں میں ہر دم فدا
مختصر حالات کہہ کے مجھ سے پھر مانگا جواب
لیک میں شرم و ندامت سے زمیں میں گڑ گیا"

(اخبار "اہل حدیث" امرتسر ۱۹۳۹ء صفحہ ۲۸۱)

غرضیکہ اسلام کی اس نازک حالت میں ہر دردمند غور کرتا ہے۔ کہ جب علماء اور احادیث اور قرآن مجید کی موجودگی میں یہ سب خرابیاں پیدا ہو گئیں۔ تو پھر ان کے ذریعہ اب اصلاح ہو جانا امر موہوم اور محال ہے۔ آخر پھر اس کا کیا علاج؟ کیا خدا تعالیٰ قرآن کریم بغیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل دنیا کو نہ پہنچا سکتا تھا؟ پھر اس نے ایک شخص کو قرآن دے کر کیوں بھیجا اور کیوں اسے مصائب کی چکی میں ڈالا؟ اس کی وجہ قرآن خود بتاتا ہے فرمایا:۔

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ (سورۃ النحل ع ۸)

یعنی آپؐ پر کتاب نازل کرنے کی وجہ یہ ہے کہ تاکہ آپ اس کے مطالب سے لوگوں کو آگاہ کر سکیں۔ اور اپنے عملی نمونہ سے اس کی تعلیم پر عامل بنا سکیں۔ سو یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی اُمت کے بگاڑ کے وقت اس کو صحیح تعلیم سے واقف کرنے والے واجب الاطاعت امام ربانی کی خوشخبری بتائی۔ کیونکہ اس کے بغیر نہ مسلمان صحیح قرآن سے آگاہ ہو سکتے ہیں۔ اور نہ تفرقہ بازی دور ہو کر اتحاد پیدا ہو سکتا ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے۔ جس پر اسلام نے سب سے زیادہ زور دیا۔ اور جس پر عامل ہونے والے مسلمانوں نے پہلے ترقی کی۔ اور اسی اتحاد کے اختیار کرنے والے گروہ کو اللہ تعالیٰ اب بھی ترقی دے گا۔ اور یہی مسلمانوں کے لئے راہِ نجات ہے۔ جیسا کہ اخبار "الامان" دہلی مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۳۰ء لکھتا ہے کہ:۔

"مرکزیت ہی سب سے بڑی نعمت ہے اور اس کے فقدان نے فرزندانِ توحید کو تباہ و ویران کر رکھا ہے۔ بجلی اپنے مرکز سے تمام شہر کو بقعہ نور بنا دیتی ہے اگر مسلمانوں میں بھی کوئی مرکزی اقتدار رکھنے والا راہنما پیدا ہو جائے جس کی آواز پر لوگ لبیک کہیں۔ اور دیوانہ وار اُس کی طرف دوڑنے لگیں۔ تو سمجھ لیجئے۔ کہ ہمارے $\frac{90}{100}$ مصائب کا اسی دن خاتمہ ہو جائے گا۔ مسلمان تو اس وقت ایک بے سردار کی فوج ہیں۔ اور جو سردار ہیں۔ انہیں باہمی سب و شتم ہی سے فرصت نہیں مسلمانوں میں سب سے پہلے ایک

مقتدر راہنما کی ضرورت ہے

جب تک کوئی با اثر راہنما پیدا نہ ہو گا اس وقت تک ہمارا انتشار و زوال کبھی دور نہیں ہو سکتا"

("الامان" دہلی ۳۰ اگست ۱۹۳۰ء)

اے کاش مسلمانانِ عالم اپنی حالتوں پر نظر ثانی کریں۔ اور خدا تعالیٰ نے جس شخص کو امام مہدی مسیح موعود بنا کر قادیان کی بستی سے کھڑا کیا۔ اور جس کی قائم کردہ جماعت خدمتِ اسلام کا بہترین کام کر رہی ہے۔ اس رہنما کو قبول کر کے اس کی اقتداء میں اپنی اور دیگر اقوام کی اصلاح کی فکر کریں۔ تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دین تمام روئے زمین پر روشن ہو۔ اللّٰھم آمین

چندہ حفاظت مرکز سو فی صدی پورا کرنے والوں کی فہرست

جن حضرات نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک چندہ حفاظت مرکز کے وعدے سو فی صدی پورے کر دیئے ہیں۔ ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کو جزائے خیر دے۔ اور دیگر احباب کو بھی ان کے نمونہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا وعدہ بیس ہزار کا تو بفضلہ تعالیٰ مئی ۱۹۴۷ء میں ہی ادا فرما دیا تھا۔ اور حضرت ام المومنین مدظلہا نے بھی مبلغ چار صد روپیہ ادا فرما دیئے ہوئے ہیں۔

اسماء گرامی وعدہ پورا کرنے والوں کے

محترمہ طالعہ بی بی صاحبہ بہلول پور ضلع سیالکوٹ	
حوالدار محمد اسمٰعیل صاحب چک $\frac{6}{4\cdot L}$ ضلع منٹگمری۔	۳۰ — ۸۵ —— ۰ —— ۰
سید محمد یوسف صاحب بھملہ ضلع گجرات	۴۰/-
صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب قادیان	۱۸/۰
" میاں منور احمد صاحب قادیان حال ربوہ	۲۲۵ —— ۰ —— ۰
میر مسعود احمد صاحب قادیان حال ربوہ	۱۰/-
صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب	۳۸۹/۱۰
صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ (معرفت ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)	۹۰ —— ۰ —— ۰
بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب	۵۰/-
میاں عباس احمد خان صاحب قادیان	۱۲۵/-
بیگم صاحبہ میاں عباس احمد خان صاحب قادیان	۲۵/
صاحبزادی امۃ النصیر بیگم صاحبہ قادیان	۲۵/-
نور ماہی صاحب ڈنگہ گجرات	۸/-
چوہدری امانت علی صاحب گکھڑ ضلع گوجرانوالہ	۱۲۵/-/-
حضرت ام ناصر صاحبہ قادیان	۸۱/-/-
صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب قادیان	۲۰/-
صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ "	۱۰۰/-
مکرم محمد احمد خان صاحب ابن نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ	۵۰۰/-
بیگم صاحبہ خان مسعود احمد خان صاحب قادیان	۴۱/-
حضرت سیدہ ام متین صاحبہ قادیان	۵۲/-
صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ قادیان	۱۱۸/۶
محترمہ ام داؤد صاحبہ	۱۵۰/-
محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ	۱۰/-
محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ بنت میر محمد اسمٰعیل صاحب رض	۱۰۴/-
صاحبزادہ میاں منیر احمد صاحب قادیان	۲۵/-
محترمہ امۃ القدوس صاحبہ قادیان	۳۰/-
محترمہ امۃ الہادی صاحبہ "	۱۰۰/-
سید زمان علی شاہ ٹیچر سمندری ضلع لائل پور	۱۴۲/۱۲
چوہدری سلطان علی صاحب "	۱۲۵/-
مکرم محمد الدین صاحب پٹواری راجووال ضلع منٹگمری	۶۹/-

(نظارت بیت المال)

درخواست ہائے دعا

میری ہمشیرہ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو محمد اقبال صاحب سیالکوٹ مدت مدید سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ بیماری سے کسی عنوان چھٹکارا نہیں ملتا۔ جس کی وجہ سے بے حد پریشانی ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔ کہ خداوند کریم ان کو جلد از جلد کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین (خاکسار قریشی فصیح الدین جمیل)

(۲) میرے والد صاحب عرصہ چار ماہ سے سخت بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں (عبد الواحد درویش ۳۱۳ قادیان)

دعائے مغفرت

میرے پیارے ابا جان ماسٹر نذیر خان صاحب ۱۹ دسمبر ساڑھے چار بجے شام دل کی حرکت بند ہو جانے سے ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ ابا جان عرصہ ساڑھے تین سال سے بلڈ پریشر و فالج سے بیمار تھے۔ میں نہایت دردِ دل کے ساتھ درخواست کرتی ہوں۔ کہ حضرت اماں جان اطال اللہ بقاءہا و صحابہ حضرت مسیح الموعودؑ درویشان قادیان اور سب احمدی بھائی میرے ابا جان کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

(خاکسارہ امۃ اللطیف دختر ماسٹر نذیر خان صاحب مرحوم)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

375

وبائی امراض

کسی شہر میں وبائی امراض کا پھیلنا بڑا خطرناک ہوتا ہے۔ لیکن اس سے بھی زیادہ خطرناک بات یہ ہے کہ عوام اپنی صحت قائم رکھنے کے اصولوں سے بے خبر رہیں۔

اسلامی تمدن کی شوکت کے زمانے میں جہاں حکومت کی طرف سے عوامی صحت کے لئے خیراتی شفاخانے اور دواخانے قائم کئے جاتے تھے۔ وہاں بڑے بڑے امراء اور تاجر بھی اپنی دولت کا ایک بڑا حصہ حفظانِ صحت کے کاموں میں صرف کرتے رہتے تھے۔ لیکن پاکستان میں ابھی ایسے سرکاری اور عوامی اداروں کی بیحد کمی ہے۔ جو عوام کو حفظانِ صحت کے متعلق مفید ہدایات اور معلومات بہم پہنچا سکیں۔ اس لئے آسٹریلین دواخانہ لمیٹڈ لاہور نے اب حالات کے مطابق۔ نمونیہ۔ ہیضہ۔ ملیریا چیچک وغیرہ امراض کے متعلق مفید طبی پمفلٹ شائع کرنے اور انہیں مفت تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ پمفلٹ وبائی امراض کی روک تھام کے طریقوں کے علاوہ حفظانِ صحت کے اصولوں۔ قیمتی ہدایات۔ روزانہ مفید ورزشوں اور دیگر طبی جواہر ریزوں سے بھی لبریز ہوا کریں گے۔ خواہشمند حضرات ہر پمفلٹ کے لئے ایک آنے کا ٹکٹ برائے خرچ ڈاک بھیج کر یہ پمفلٹ پتہ ذیل سے مفت منگوا سکتے ہیں:۔

ناظم شعبہ نشر و اشاعت آسٹریلین دواخانہ لمیٹڈ لاہور

ولادت

میرزا عبدالعزیز صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ فتح پور ضلع گجرات کو اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۹/۱۲/۵۰ کو چوتھا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود دفعدار محمد عبداللہ صاحب درویش قادیان کا پوتا اور میرزا عبدالقیوم صاحب درویش قادیان کا بھانجا ہے۔ احباب نومولود کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ خادم دین بنائے۔ آمین۔ غلام رسول پنشنر دیہاتی مبلغ حلقہ فتح پور۔ ضلع گجرات۔

دعائے مغفرت

محمود الحسن صاحب بنی اسرائیل آف امرتسر حال محمد نگر۔ لاہور عرصہ دراز بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۱۶/۱۲/۵۰ بوقت ساڑھے چھ بجے شام مشیت ایزدی کی بناء پر مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے۔ اس لئے ربوہ بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ درجات عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔ خاکسار خواجہ محمد اکرم۔ محمد نگر لاہور۔

پتہ مطلوب ہے

مسمی چودھری تاج دین صاحب جو مکرم چودھری اللہ داد خاں صاحب مرحوم ساکن محمد انوالہ ضلع امرت سر نمبردار کے دوہتے تھے اور چودھری اللہ داد خاں صاحب مرحوم کی جائیداد محمد انوالہ ضلع امرت سر کے مالک اور قابض ہو گئے تھے۔ مجھے سلسلہ کے ایک کام کی سرانجام دہی کے بارے میں ان کے مکمل پتہ کی ضرورت ہے۔ سنا ہے وہ ضلع لاہور کے کسی گاؤں چونگ یا چو لنگاں میں رہتے ہیں۔ اس اعلان کو وہ خود پڑھیں یا کسی اور دوست کو

اسلامی شعار کی اہمیت

بقیہ صفحہ ۴

یعنی اے یہود کیا تم خدا تعالےٰ کے احکام اور اس کے رسول کے احکام کے بعض حصوں پر تو عمل کرتے ہو۔ اور بعض کو چھوڑ دیتے ہو۔ حالانکہ ایسا کرنے والوں کی کیا جزاء ہو سکتی ہے۔ بجز اس کے کہ انہیں دنیا میں ذلت نصیب ہو۔ اور مرنے کے بعد قیامت کے روز انہیں شدید ترین عذاب میں داخل کر دیا جائے۔ اور اللہ تم تمہاری حرکتوں سے غافل نہیں۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ بعض احکام کو ماننا اور بعض سے روگردانی کرنا معمولی امر نہیں۔ کیونکہ یہ اس بات کی علامت ہے۔ کہ اس شخص نے اس تعلیم کی روح کو جذب نہیں کیا۔ اور روح کے بغیر مردہ جسم کس کام کا۔ پس ظاہر ہوا۔ کہ حقیقی ایمان کے بغیر ہم کسی طرح بھی نجات حاصل نہیں کر سکتے۔ کیونکہ روحِ ایمان نجات کے لئے ایک بنیادی امر ہے۔ (منقول از ماہنامہ المنار لاہور)

سکرٹریان امور عامہ مقرر کئے جائیں

پیشتر ازیں اخبار الفضل میں دو بار اعلان کروائے جا چکے ہیں۔ کہ جن جماعتوں میں اسوقت تک سکرٹری امور عامہ مقرر نہیں ہوئے۔ وہ جلد انتخاب کر کے مرکز سے منظوری حاصل کر لیں۔ مگر جماعتوں نے اس طرف پوری توجہ نہیں کی۔ اس وقت تک تقریباً ۵۷۵ جماعتوں میں سے صرف ۶۹ ایسی جماعتیں ہیں۔ جس میں سیکرٹری امور عامہ مقرر ہونے کی اطلاع ریکارڈ پر ہے۔ باقی ۵۰۶ ایسی جماعتیں ہیں۔ جن میں تا حال سیکرٹری امور عامہ مقرر نہیں ہیں۔ یا مقرر کرنے کے بعد مرکز کو اطلاع نہیں دی گئی۔ ان کی فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے:۔

(۱) ضلع سیالکوٹ ۶۲ (۲) ضلع لاہور ۲۷
(۳) ضلع شیخوپورہ ۶۹ (۴) ضلع لائل پور ۱۷
(۵) ضلع جھنگ ۴۰ (۶) ضلع منٹگمری ۳۰
(۷) ضلع جہلم ۱۲ (۸) ضلع راولپنڈی ۶
(۹) ضلع گجرات ۷۴ (۱۰) ضلع کیمل پور ۶
(۱۱) ضلع میانوالی ۶ (۱۲) ضلع ڈیرہ غازیخان ۹
(۱۳) ضلع ملتان ۲۸ (۱۴) صوبہ سرحد ۱۷
(۱۵) ضلع گجرات ۳۵ (۱۶) ریاست بہاولپور ۷
(۱۷) صوبہ سندھ ۳۴ کل میزان ۵۰۶

ان سب جماعتوں سے درخواست ہے۔ کہ جلد انتخاب کر کے نظارت ہذا سے منظوری حاصل کر لیں۔ اور جن جماعتوں میں سیکرٹری امور عامہ مقرر ہیں۔ مگر انہوں نے نظارت ہذا کو اطلاع نہیں دی۔ ان کے سیکرٹری صاحبان اپنے اسماء معہ پتہ نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔ یہ کام جلسہ سالانہ سے قبل ختم کرنے کی کوشش کی جائے۔ (ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

جن خریداران الفضل کی قیمت

دسمبر ۱۹۵۰ء تک ختم ہے

براہ کرم بذریعہ منی آرڈر رقم ارسال فرمائیں وی پی کا انتظار نہ کریں۔ سالانہ ۲۴ روپے۔ ششماہی تیرہ ۱۳ سہ ماہی -/۷ روپیہ قیمت ہے۔ اس شرح کے خلاف جو رقم وصول ہوگی وہ اڑھائی روپے ماہوار کے حساب سے مجرا دی جائیگی۔ مینیجر

کراچی میں

دواخانہ حکیم نظام جان اینڈ سنز کی مشہور و مقبول حبّ اٹھرا (رجسٹرڈ) اور دوسری مجربات کی ایجنسی لینے کے خواہشمند حضرات جلسہ سالانہ پر ربوہ میں ہمارے سٹال میں بالمشافہ گفتگو کر لیں۔ یا خط کے ذریعہ معاملہ طے کر لیں۔ (مینیجر)

اعلان نکاح

کل مورخہ ۱۲/۳/۵۰ کو میاں محمد اسحٰق صاحب انکم ٹیکس انسپکٹر کراچی ولد مولوی محمد حسین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی انسپکٹر سکولز کا نکاح راشدہ مبارکہ صاحبہ بنت میاں محمد یوسف صاحب سکھر سابق چیف کیمسٹ سیمنٹ ورکس روہڑی کے ساتھ مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بعوض -/۲۰۰۰ مہر پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے دعا کریں۔ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت ہو۔ محمد رفیع صوفی ریٹائرڈ ڈی۔ ایس۔ پی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سکھر

ایام جلسہ میں!

الفضل کا انتظامی دفتر ۲۳ تا ۳۰ دسمبر ۱۹۵۰ء لاہور سے بند ہو کر ربوہ میں کھلے گا۔ خریدار اصحاب اپنا حساب کتاب ربوہ میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ اور رقوم جمع کرا سکتے ہیں۔ (مینیجر)

صداقت احمدیت کے متعلق

۱/۲ لاکھ روپے کے انعامات

انگریزی اردو میں کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

خوشخبری

ہمارے کارخانہ کا تیار کردہ زمینداری سامان ہر پھار وغیرہ استعمال کر کے خود فائدہ اٹھائیں اور ملک کی پیداوار کو بڑھائیں

مالک عنایت الرحمن احمدی زمیندارا انجینئرنگ اینڈ ٹریڈنگ کمپنی ٹنڈو اللہ یار (سندھ)

تریاق اٹھرا:۔ حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس -/۲۵ روپے دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کی فہرست ۳۱ دسمبر تک پیش حضور کر دیں

(۱) تحریک جدید کے دفتر اول کے سترھویں سال اور دفتر دوم کے سال ہفتم کے وعدوں کا مطالبہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ فرما چکے ہیں اور مخلصین جماعت حضور کی خدمت میں اپنے وعدے اضافہ کے پیش کر رہے ہیں۔ کیونکہ حضور نے فرمایا ہے کہ احباب گذشتہ سال سے اضافہ کے ساتھ کریں۔ خواہ اضافہ ایک پیسہ یا دو پیسہ ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ مومن کی علامت یہی ہے کہ قربانی میں وہ آگے ہی قدم رکھتا ہے۔

(۲) بعض دوستوں نے تحریک جدید کے وعدوں میں غیر معمولی اضافہ کیا ہے یا وہ پہلے ہی سے نمایاں اضافہ سے دیتے رہے ہیں اور بعض ایک ایک دو دو ماہ کی آمد کے برابر یا اس سے بھی زیادہ تحریک جدید کی تبلیغی سکیم میں حصہ ڈال رہے ہیں۔ ایسے احباب کے نام اخبار میں بھی شائع کئے گئے ہیں۔ تاکہ جن کے وعدے نہیں آئے وہ بھی اپنے وعدے اپنے دوسرے بھائیوں کو دیکھکر ان کے برابر بلکہ ان سے بھی آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔

(۳) حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرما چکے ہیں۔ کہ بجٹ کے بنانے کے لئے ضروری ہے کہ زیادہ سے زیادہ وعدے اسہر دسمبر تک پہنچ جائیں۔ تمام جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ کوشش کریں کہ جلسہ سے پہلے یا جلسہ کے ایام میں آکر اپنے وعدے دے دیں۔ (الا ماشاء اللہ)

اس وقت تک بہت تھوڑی جماعتوں کے وعدے بہ حیثیت جماعت پہنچے ہیں۔ کارکنوں کو ..... زیادہ جوش۔ زیادہ اخلاص اور زیادہ مستعدی سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ تاکہ ان کی جماعت کے وعدوں کی فہرست مکمل ہو کر ایام جلسہ تک حضور کے پیش ہو جائے۔ بڑی اور چھوٹی تمام جماعتوں کو کوشش کرکے اپنے وعدوں کی فہرستیں حضور کی ہدایات مندرجہ خطبہ کے مطابق پیش کرنا ضروری ہے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

کارکنان تعلیم و تربیت کا لائحہ عمل

مندرجہ عنوان رسالہ میں سیکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت کے لئے سلسلہ کی پاس کردہ ہدایات ہیں یہ رسالہ نئے سرے سے طبع کرا کر جماعتوں کے سیکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت کو بھجوایا جا رہا ہے سیکرٹری صاحبان کو چاہیئے کہ وہ اس رسالہ کا بغور مطالعہ فرمائیں اور اسمیں شائع شدہ ہدایات کے مطابق کام کریں اور ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ تک ماہوار رپورٹ بھجوایا کریں

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

ولادت

مورخہ ۱/۱۲/۵۰ بروز جمعۃ المبارک چوہدری محمد اسحٰق صاحب ساقی واقف زندگی مبلغ سپین انگلستان کو اللہ تعالےٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے نیز ۱۲/۵ کو مولوی غلام احمد صاحب بشیر مبلغ ہالینڈ کو اللہ تعالیٰ نے دوسری لڑکی عطا فرمائی ہے احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود اور نومولودہ کو خادم دین اور صالح بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ہوں

(خاکسار محمد اشرف واقف زندگی)

درخواست ہائے دعا

میرا لڑکا عزیزم طاہر احمد ٹائیفائیڈ بخار میں مبتلا ہے احباب کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ (عبد الرحمٰن آف کشمیر)

(۲) خاکسار قریباً ۲½ ماہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ مجھے صحت کاملہ عطا فرمائے

(اقبال احمد خان المرز واقف زندگی)

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

از عبد الحمید خان صاحب شوق منشی فاضل، ادیب فاضل جوڑسٹل جیل لاہور

سب نبیوں کے سردار ہیں سرکارِ دو عالم
اللہ کے شہکار ہیں سرکارِ دو عالم

یہ دونوں جہاں آپؐ کی خاطر ہی بنے ہیں
کونین کے مختار ہیں سرکارِ دو عالم

چاند اور ستاروں نے لیا نور ہے جس سے
وہ منبعِ انوار ہیں سرکارِ دو عالم

مظلوم سے الفت ہے اسیروں سے محبت
ہر شخص کے غمخوار ہیں سرکارِ دو عالم

خالق کے ہیں محبوب تو مخلوق کے خادم
مجموعۂ اسرار ہیں سرکارِ دو عالم

وہ شرک کے دشمن ہیں خدا اس سے بچائے
وحدت کے پرستار ہیں سرکارِ دو عالم

جو دشمنِ خونخوار تھا اس کو بھی دعا دی
رحمت کے طلبگار ہیں سرکارِ دو عالم

جو شخص طلبگار ہے اے شوقؔ خدا کا
اس کے ہی طلبگار ہیں سرکارِ دو عالم

ربوہ میں تجارت کیلئے درخواست دینے والے احباب کیلئے اطلاع

ربوہ میں مختلف قسم کی دوکانوں کی اجازت کے لئے بہت سی درخواستیں موصول ہوئی تھیں۔ جن دوستوں کی درخواستوں کی منظوری ہو چکی ہے۔ ان کو نظارت ہذا کی طرف سے فرداً فرداً اطلاع کی جا رہی ہے۔ کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ربوہ کی ضرورت کے مطابق جس قدر مستقل دوکانیں کھلوانے کی ضرورت تھی وہ اب مکمل ہو چکی ہیں۔ اسلئے باقی تمام درخواستیں داخل دفتر کر دی گئی ہیں۔ آئندہ جب ضرورت ہوگی تو الفضل میں اعلان کر دیا جائے گا۔ تا دوست درخواست بھیج سکیں۔

(ناظر امور عامہ)

اعلان منجانب دار القضاء

بعض احباب نے بعض کمپنیوں کے خلاف اپنے مطالبات پیش کئے ہوئے ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ لمیٹڈ کمپنیوں کے خلاف کسی مطالبہ پر غور نہیں ہو سکتا ایسے احباب قانون رائج الوقت کے ماتحت کارروائی کر سکتے ہیں۔

(ناظم قضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تقرر امیر جماعت احمدیہ جھنگ مگھیانہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مکرم چوہدری عبد الغنی صاحب بی اے ہیڈ کلرک محکمہ بندوبست جھنگ مگھیانہ کا تقرر بعہدہ امارت جماعت احمدیہ جھنگ مگھیانہ ۳۰ اپریل ۱۹۵۳ء تک منظور فرمایا ہے متعلقہ جماعت نوٹ فرمالے

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

اطلاع برائے ممبران دار الشکر کمیٹی

(۱) جن ممبران کے نام دار الشکر کمیٹی کی اقساط بقایا ہیں۔ وہ بقایا رقوم براہ مہربانی محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام بمد امانت دار الشکر کمیٹی بھجوا کر ممنون فرمادیں۔

(۲) جن دوستوں کے نام ذیل میں درج ہیں۔ کمیٹی ان کو ان کی رقوم ادا کرنا چاہتی ہے۔ ان میں سے جو دوست جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ربوہ تشریف لادیں وہ مجھ سے مل کر اپنی رقم کا چیک لے کر محاسب صاحب ربوہ سے وصول فرمالیں اور جو دوست جلسہ سالانہ نہ آسکیں وہ مجھے اپنے حالیہ پتہ سے خاکسار کو پتہ ذیل پر اطلاع دیں۔

نمبر شمار	نام بمعہ سابقہ پتہ	رقم جو ان کی واجب الادا ہے (روپے آنے پائی)
(۱)	مکرم ڈاکٹر فضل کریم صاحب پرین آباد ضلع منٹگمری	۲۰۶—۸—۰
(۲)	مکرم چوہدری محمد عمر صاحب کلرک دفتر سز اینڈ ڈسٹرکٹ کورٹ لاہور	۶—۸—۰
(۳)	مکرم میر محمد عبد اللہ خاں صاحب سرائے عالمگیر گجرات	۲۷۵—۸—۰
(۴)	مکرمہ بلقیس بیگم صاحبہ دختر استانی حمیدہ بیگم صاحبہ سیالکوٹ	۱۲—۸—۰
(۵)	مکرم چوہدری غلام اللہ خان صاحب کوئٹہ	۸۳۳—۸—۰
(۶)	مکرمہ سماۃ امیر بیگم صاحبہ دختر بابو فضل الٰہی صاحب سعاگو وال ضلع سیالکوٹ	۱۹۹—۸—۰
(۷)	مکرم چوہدری فقیر اللہ خان صاحب میاں چنوں ضلع ملتان	۶—۸—۰
(۸)	میاں اللہ بخش صاحب بستی بیمن والی فیروز شہر	۸۲—۸—۰

(خاکسار شیخ محمد الدین سیکرٹری دار الشکر کمیٹی قادیان حال ربوہ)